

سب سے پہلی مخلوق کیا ہے

من هو أول المخلوقات

[اردو - اردو - urdu]

شیخ محمد بن صالح العثیمین

ترجمہ: اسلام سوال و جواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمہ: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسیق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com



سب سے پہلی مخلوق کیا ہے

مندرجہ ذیل دونوں احادیث میں جمع کیسے ممکن ہے ؟
(اللہ تعالیٰ تھا اور اس سے قبل کوئی چیز نہیں تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے ہر چیز کو اپنے ہاتھ سے لکھا پھر آسمان وزمین پیدا فرمایا)

اور دوسری حدیث میں ہے:

(اول ما خلق اللہ القلم) جب اللہ تعالیٰ نے قلم پیدا فرمایا
توان دونوں احادیث کا اس بات میں تعارض ہے کہ سب سے پہلے کیا چیز
پیدا کی گئی، اور اسی طرح یہ بھی وارد ہے کہ مخلوق میں سب سے پہلے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ؟

الحمد لله

یہ احادیث آپس میں ملتی اور متفق ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں، تو ان اشیاء میں سے جو ہمارے لیے معلوم ہیں میں سے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عرش پیدا فرمایا اور آسمان پیدا کرنے کے بعد عرش پر مستوی ہو گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{ اور وہ اللہ ہے جس نے آسمان وزمین کو چھ یوم میں پیدا فرمایا اور اس کا عرش پانی پر تھا، تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے عمل کون کرتا ہے { ہود (۷) -

اور قلم کے متعلق تو اس حدیث میں اس بات کا تو کہیں ذکر نہیں کہ قلم سب سے پہلے پیدا کی گئی ہے بلکہ حدیث کا معنی تو یہ ہے کہ قلم پیدا کرتے ہی اللہ تعالیٰ نے اسے ہر چیز کی تقدیر لکھنے کا حکم دیا۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ بھی دوسروں کی طرح بشر ہیں جو اپنے باپ عبد اللہ بن عبدالمطلب کے پانی سے پیدا ہوئے، تو پیدائش کے اعتبار سے انہیں بشریت پر کوئی امتیاز حاصل نہیں، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے متعلق خود فرمایا ہے کہ:

(یقیناً میں بھی ایک بشر ہوں میں بھی بھول جاتا ہوں جس طرح کہ تم بھولتے ہو) -



تو نبی صلی علیہ وسلم کو بھی دوسرے بشروں کی طرح پیاس ، سردی اور گرمی لگتی اور وہ بیمار ہوتے اور موت بھی آئی توجو بھی بشری طبیعت کولاحق ہوتا ہے وہ انہیں بھی لاقح ہوا لیکن ان میں امتیاز یہ ہے کہ ان کے پاس وحی آتی اور وہ رسالت کے اہل ٹھہرے ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{ اس موقع کو تو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ کہاں وہ اپنی رسالت رکھے ؟ { الانعام (۱۲۴) - .

دیکھیں کتاب:

مجموع فتاویٰ و رسائل فضیلتہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ (۱ / ۶۲ - ۶۳) - .